ورفعنا لک ذکرک

شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مولف:

پروفیسر ڈاکٹر ملک غلام حیدرؒ مرحوم

ترتیب و اضافہ:

ارشد عزیز

ایم فل علوم اسلامیہ۔ ایم اے عربی

لیکچرار گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی

نعت

پروفیسر غلام حیدر

مجسمہ جس کو رحمت کا خدا نے خود بنایا تھا
اسی شاہ عرب نے ظلم دنیا سے مٹایا تھا
وہ جس کی سیرت وصورت نگاہوں میں نرالی تھی
مہذب بن کے آیا تھا مہذب بھی بنایا تھا
وہ جس نے دین کی خاطر گزاری عمر تنگی میں
اسی نے فقر وفخری خود ہی ثابت کر دکھایا تھا
محمد نے حقوق زندگی کے درس شیریں سے
حقیقت میں سبق انسان کو قرآں کا پڑھایا تھا
وہ مزدوروں کا ساتھی تھا محبت تھی غریبوں سے
جہالت غربت وافلاس دنیا سے مٹایا تھا
محبت گر خدا سے ہے تو طاعت کر محمد کی
خدا نے خود اسی آیت سے قرآں کو سجایا تھا
وہ شیریں تھا بیانوں میں مکرم ہے زمانوں میں
بلاغ مقصد قرآں کو پورا کر دکھایا تھا
محمد کی غلامی کر لو اے انساں زمانے کے
کہ وہ انساں کو انسان معظم کرنے آیا تھا
مٹا دو دیں سے بدعت کو کہ سنت زندہ ہو اس کی
یہ وہ مشعل ہے جس کو رب انساں نے جلایا تھا
ثنا اس اشرف واعلی کی ہر لحظہ زباں پر ہو
سبق وحدت کا جس نے نسل آدم کو سکھایا تھا
محبت ہے مجھے حیدر انہی شاہین جوانوں سے
جنہوں نے یار سے اپنا ہی یارانہ لگایا تھا

فہرست مضامین

تمہید

نبوت کسبی چیز نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے عطا کی گئی عظیم نعمت ہے۔ انسانی فہم وادراک نبوت کی حقیقت کی تہہ تک پہنچنے سے عاجز ہے۔ فکر وسوچ کی تمام طاقتیں اور قوی اس سلسلہ میں جواب دے دیتی ہیں اور فراست ودانائی کے تمام راز یہاں فاش ہو کر رہ جاتے ہیں اور انسانی عقل وتدبیر کی انفعالی قوت بد مزہ ہو کر رہ جاتی ہے اور انسان اپنے تمام ہتھیار ڈال کر بے ساختہ چیخ اٹھتا ہے:۔

میں نہ عارف، نہ مجدد، نہ محدث نہ فقیہہ

مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام

آفتاب نبوت کی کرنیں جب تاریکی وظلمت میں پڑے ہوئے انسانوں پر پڑتی ہیں تو جس جس پر ان انوار کی بارش ہوتی ہے وہ حیات لازوال کی نورانیت سے منور ہو کر اس ابدی سعادت کو حاصل کر لیتا ہے جو ازل سے اس کی تقدیر کا جزو لاینفک بن چکی ہوتی ہے۔ نبوت کے ہر آفتاب کی کرنیں برابر نہیں ہوتیں بلکہ بعض بعض سے برتر ہوتی ہیں۔ چنانچہ کسی کی کرنیں ایک یا چند انسانوں کو روشن کرتی ہیں، کسی کی سینکڑوں یا ہزاروں کو۔ مگر بعض کی کرنیں اتنی تیز اور عالمگیر ہیں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر بسنے والے ہر انسان کو اپنی لپیٹ میں لے کر اس سے تاریکی کے پردے چاک کر دیتی ہے۔ چنانچہ امت مسلمہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ انکی قیادت ایک ایسے قائد کے ہاتھ میں ہے، جس کی تابانی نے تمام انوار پر اپنی مہر فضیلت ثبت کر کے ثابت کر دیا ہے۔

فانه شمس فضل هم کواکبها　　　یظهرن انوارها للناس فی الظلم

پروفیسر ڈاکٹر ملک غلام حیدر مرحوم

یہ وہ مختصر تمہید اور کتابچہ ہے جسے پروفیسر ڈاکٹر ملک غلام حیدر مرحوم نے تحریر کیا اور دیگر انبیا علیھم السلام پر حضرت محمدؐ کی فضیلت کو ثابت کیا۔ یہ کتابچہ مرحوم کے عشق رسولؐ کی علمی دلیل ہے، جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حقیقی شان بیان کی ہے۔ یہ مختصر کتابچہ کتابت شدہ اور بتیس صفحات پر مشتمل تھا۔ مجھے اس سال ربیع الاول میں یہ خیال آیا کہ والد گرامی کے اس رسالے کو کمپوز کر کے پی ڈی ایف فارمیٹ میں اہل علم اور عوام الناس کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ میں نے اس کتابچہ میں بہت مختصر اضافہ کیا ہے۔ میں علم وعمل کے لحاظ سے اس مقام پر تو نہیں جس پر میرے والد صاحب تھے تاہم میں نے اپنے علم کی حد تک اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتابچہ کو فی سبیل اللہ پھیلانے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے نبی کے حقیقی مقام سے آشنا ہوں اور مرحوم کے لیے یہ باعث ثواب وبرکت ہو۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنزول فرمائے اور میرے والد گرامی قدر کے درجات کو بلند فرمائے۔

ارشد عزیز

08-02-2018

انبیاورسل کی تعداد:

انبیاورسل کی تعداد تاریخ بتلانے سے قاصر ہے۔ قرآن پاک نے صرف اتنا بتلایا ہے:

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر)۔

یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو البتہ نبی امی ﷺ نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

النبیون مئۃالف واربعۃ وعشرون الف نبی والمرسلون ثلاث مئۃ وعشر وآدم نبی مکلم

(کنزالعمال:6/121)

انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار اور مرسلین تین سو دس ہیں اور آدمؑ وہ نبی ہیں جن سے اللہ تعالی نے گفتگو کی ہے۔

فضیلت انبیا علیہم السلام:

اس قدر انبیاو مرسلین کو ایک دوسرے پر فضیلت دینا تو درکنار ان کے اسمائے گرامی سے واقفیت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پھر ان انبیا کے ان علاقوں اور قوموں کی شناخت بھی بڑی پیچیدہ ہے جن کی طرف یا جن میں یہ حضرات مبعوث ہوئے، کیونکہ قرآن مجید نے بہت کم انبیا کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے بھی مکمل حالات نایاب ہیں۔ اس لئے تمام انبیاو مرسلین علیہم السلام کی اتنی بڑی مذکورہ بالا تعداد کو ان کے اسماعلاقیت، قومیت اور اس کے حالات سے ناواقفیت کے بعد عقلی طور پر معیار فضیلت پر جانچنا انتہائی کٹھن اور مشکل بلکہ محال چیز ہے۔ البتہ جہاں تک نقل (قرآن وسنت) کا تعلق ہے اس معاملہ میں ہماری رہنمائی کر سکتی ہے۔ چنانچہ روایات پر غور کرنے سے تین قسم کی روایات سامنے آتی ہیں۔

۔(ا) وہ روایات جن میں انبیا علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے منع کیا گیا ہے۔

۔(2) وہ روایات جن سے دوسرے انبیا کرام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۔(3) وہ کثیر روایات جو تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفی ﷺ کو افضلیت کا مقام عطا کرتی ہیں۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد ان میں تطبیق کی کوشش کی جائے گی اور آخر میں سید دوعالم، امام الانبیا، احمد مجتبی محمد مصطفی ﷺ کی آسمان نبوت کے تمام ستاروں پر افضلیت ثابت کی جائے گی۔

امتناع تفضیل بین الانبیا کی روایات

اس سے مراد ایسی روایات ہیں جن میں انبیا علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے منع کیا گیا ہے۔ صحیحین کی حدیث جو حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے اس میں نبی کریم ﷺ نے انبیا کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے اور فوقیت دینے سے منع کیا

ہے۔ چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے

لا تخيروا بين الانبيا

انبیا کے درمیان فوقیت اختیار نہ کرو

دوسری روایت میں ہے

لا تفضلوا بين انبياالله

اللہ کے نبیوں کے درمیان فضیلت بیان نہ کرو

ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں

لا تخيروني على موسى (انوار المنثور 5/336)۔

مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو

بعض روایات میں پیغمبر اسلام ﷺ سے یہ بات منقول ہوئی ہے

لا اقول ان احدا افضل من يونس بن متى

میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی یونس بن متی سے افضل ہے

نیز یہ بھی فرمایا ہے

من قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب

یان فضیلت بیان کرنے سے منع فرمادیا زجس نے کہا کہ میں یونس بن متی س

ہے اور اہل اسلام کو اس بات سے روک دیا ہے کہ وہ نبوت ورسالت کے علمبرداروں کی ایک دوسرے پر فوقیت ظاہر کریں۔

دیگر انبیا کی فضیلت والی احادیث

درج بالا روایات کے برعکس بعض ایسی روایات بھی کتب حدیث میں موجود ہیں جن میں بعض انبیا کو افضل کہا گیا ہے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف میں یہ حدیث مذکور ہے:

عن انس قال جا رجل الى النبى ﷺفقال يا خير البريةفقال رسول الله ﷺذاک ابراہیم (باب المفاخرة والعصبية)۔

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے بہترین مخلوق !تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے تمام انسانوں میں سے معزز ترین انسان حضرت یوسفؑ کو بتلایا ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں

عن ابی ہریرة قال قيل يا رسول الله من اكرم الناس قال اتقاهم قالوا ليس عن هذا نسئلک قال فيوسف نبی الله

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول سے پوچھا گیا
اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے بڑھ کر معزز کون ہے؟ فرمایا ان میں سب
سے بڑا متقی۔ صحابہ کہنے لگے ہم یہ بات آپ سے نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا
تو یوسف علیہ السلام جو اللہ کے نبی ہیں۔

ان روایات میں اس بات کا بین ثبوت موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خیر البریہ اور یوسف علیہ السلام اکرم الناس ہیں۔ یہ دونوں روایات کائنات انسانی میں افضلیت کی سند حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ کو عطا کر رہی ہیں۔

احادیث میں تطبیق

درج بالا روایات پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ احادیث ایک دوسرے سے متعارض ہیں۔ کیونکہ ایک حدیث میں حضرت ابراہیمؑ مخلوقات میں سے افضل بتائے گئے ہیں اور دوسری روایت یوسفؑ کی تمام عالم پر فضیلت ثابت کر رہی ہے۔ مگر ان میں فی الحقیقت کوئی تعارض نہیں۔ اس لئے کہ آنحضور ﷺ کو جب ایک شخص نے خیر البریہ کہا تو آپ نے انکساری (Humility) کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کی طرف فضیلت کو منسوب کر دیا۔ گویا آپ کا ابراہیمؑ کو خیر البریہ کہنا انکسار پر مبنی تھا۔ یوسفؑ کو اکرم الناس ان کی نسبی شرافت کی بنیاد پر کہا کیونکہ ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پردادا حضرت ابراہیمؑ نبی تھے۔ اس لئے آپؐ نے ان کے لیے کریم اور اکرم کے الفاظ استعمال فرما کر ان کی نسبی شرافت اور عظمت بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی فضیلت نبی اکرم ﷺ پر ثابت نہیں ہوتی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے انبیا کرام کی ایک دوسرے پر برتری ثابت کرنے سے منع فرمایا ہے یہ روایات اور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت والی روایات ایک دوسرے سے متعارض ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان احادیث جن میں فضیلت دینے سے منع کیا گیا ہے کا مطلب یہ ہے کہ دلیل کے بغیر اپنی رائے سے بعض کو بعض پر فضیلت دینے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ کسی نبی کے افضل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے ہاں ان کا مرتبہ بہت زیادہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس کا علم رائے اور قیاس سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن قرآن و سنت کی کسی دلیل سے اگر بعض انبیا کی بعض پر فضیلت معلوم ہو گئی تو اس کے مطابق اعتقاد رکھا جائے گا۔

جہاں تک آپؐ کے ان ارشادات کا تعلق ہے کہ

لااقول ان احدا افضل من یونس بن متی

اور

لا تخیرونی علی موسی

تو یہ اس وقت سے متعلق ہیں جب آپؐ کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ آپؐ تمام انبیا سے افضل ہیں اور بعد میں وحی کے ذریعے آپؐ کو یہ بات بتائی گئی۔ آپؐ نے اس بات کا صحابہؓ کرام سے اظہار بھی فرمایا۔

امام الانبیا جناب محمد مصطفی ﷺ کی افضلیت کے دلائل

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

تِلْکَ الرُّسُل فَضَّلْنَا بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَّنْ
کَلَّمَ اللّٰہُ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ 253:2)۔

اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ پیغمبر (جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہتے ہیں) ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، جس سے واضح ہے کہ بعض انبیا بعض سے فضیلت و مرتبہ میں بلند ہیں اور سب کار نبوت میں شریک تو ہیں لیکن ہم مرتبہ نہیں ہیں۔ فضیلت اور مرتبہ میں کون سب سے بڑھ کر ہے؟ اس کا جواب ہمیں قرآن و حدیث سے ملتا ہے کہ جناب محمد ﷺ تمام انبیا و مرسلین سے افضل ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے

واذاخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراہیم
وموسی وعیسی ابن مریم (الاحزاب 7:33)۔

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح
سے اور ابراہیم اور موسی سے اور مریم کے بیٹے عیسی سے

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

یہ پانچ پیغمبر جن کے نام یہاں خصوصیت سے لئے اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں ان کی ہدایت کا اثر ہزاروں برس میں رہا اور جب تک دنیا ہے رہے گا۔ ان میں پہلا نام لیا ہمارے نبی ﷺ کا۔ حالانکہ عالم شہادت میں آپ کا ظہور سب کے بعد ہوا ہے مگر درجہ میں آپ سب سے پہلے ہیں۔"(تفسیر عثمانی ص:543)۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں انہی پانچ جلیل القدر انبیا کے ناموں کا ذکر کرنے کے بعد حضور ﷺ کا ان سب میں سے بہتر ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

خیار ولد أدم خمسة نوح وابراہیم وموسی وعیسی
ومحمد وخیرھم محمد (کنزالعمال 161/6)۔

اولاد آدم میں سے پانچ افراد سب سے بہتر ہیں، نوحؑ، ابراہیمؑ
موسیؑ، عیسیؑ اور محمدؐ اور ان سب سے بہتر محمد ﷺ ہیں۔

سرور کائنات، فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی رفعت شان کا اعلان خود باری تعالی نے آپ کے حین حیات میں فرما کر کائنات میں بسنے والے انسانوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ نبی آخر الزمان علیہ السلام وہ عالمی نبی ہیں جن کا تذکرہ پورے عالم میں شب وروز اللہ

تعالیٰ کے ساتھ کیا جائے گا۔یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ جس سے بڑی سعادت آج تک کسی انسان کے حصے میں نہیں آئی۔

وضم الالہ اسم النبی مع اسمہ
اذقال فی الخمس الموذن اشھد

چنانچہ ورفعنالک ذکرک کی یہی تفسیر ہے:

اذان میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پانچ مرتبہ آپ ﷺ کانام مبارک بھی پکارا جاتا ہے۔ خطبہ میں حضرت پر ثناودرود ہوتی ہے۔کلمہ جو ایمان کی جڑ ہے اس میں بھی آپ کا ذکر ہے۔ ہر حال میں سوائے چند جگہوں کے علاوہ جہاں حق سبحانہ کا ذکر ہے وہیں آنحضور ﷺ کا ذکر بھی ہے۔کوئی جگہ اور محل ایسا نہیں جہاں آپ کا ذکر خیر نہ ہو۔قبر میں بھی اور حشر میں بھی ،ملائکہ پوچھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا مطیع تھایانافرمان،ان پر ایمان بھی لایا تھایا نہیں جنت کے دروازوں اور عرش کے کنکروں پر بھی اسم گرامی مکتوب ہے۔موافق یا مخالف کوئی ایسی تاریخ نہیں جس میں حضرت کا ذکر نہ ہو۔منکر بھی محامد کرنے پر مجبور ہوتا ہے اب معمورہ دنیا پر کوئی ایسی جگہ موجود نہیں جہاں آپ کا ذکر نہ ہو،پھر اس سے بڑھ کر اور کیا رفعت ہو گی(تفسیر حقانی 8/174 مطبوعہ دہلی)۔

قاضی سید محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ لکھتے ہیں

آپ کی رفعت شان کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ طامس کارلائل جو پکا عیسائی ہے اور سارے انگلستان میں تاریخ وزباندانی میں اشھر المشاہیر میں داخل ہے وہ "ہیروز اینڈ ہیروز" لکھنے بیٹھتا ہے تو گروہ انبیا میں سے صرف حضور ﷺ ہی کے نام مبارک کا انتخاب کرتا ہے(رحمت للعالمین ﷺ 3/29 مطبوعہ لاہور)۔

: قرآن مجید میں ارشاد ہے

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ(ال عمران 81:3)۔

اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی۔

سورہ آل عمران کی اس آیت کے بارے میں علامہ سبکیؒ اپنے رسالہ" التعظیم والمنة فی التومنن به ولتنصرنه"میں فرماتے ہیں

" آیت میں رسول سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات والاصفات کے بارے میں تائید و نصرت کی وصیت نہ کی ہو۔اور اگر حضور ﷺ

کی بعثت انبیا کے زمانے میں ہوتی تو ان سب کے نبی آپ ہوتے اور وہ تمام انبیا آپ کی امت میں شمار ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی شان محض نبی الامت ہی کی نہیں بلکہ نبی الانبیا کی بھی ہے۔ (بحوالہ معارف القرآن 2/100 مطبوعہ کراچی)۔

فضیلت خاتم النبیین ﷺ احادیث نبویؐ کی روشنی میں

بے شمار احادیث حضور اکرمؐ کی شان افضلیت پر ناطق ہیں، جن میں آپ کی اعلیٰ شان اور بلندی مرتبہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ گویا یہ احادیث رفعت شان محمدیؐ کا کھلم کھلا بیان ہیں۔ یہ احادیث واضح طور پر رہنمائی کرتی ہیں کہ دنیا و عقبیٰ میں اولاد آدم کا کوئی فرزند حضرت آدمؑ سمیت رتبہ میں آپ کے ہم پلہ نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح ترمذی کی ایک حدیث میں آپؐ کا یہ ارشاد موجود ہے

انا اکرم الاولین والاٰخرین ولا فخر (باب ماجافی فضل النبی ﷺ، ص:201)۔

میں اولین و آخرین میں سب سے معزز ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا

انا سید النبیین ولا فخر (کتاب العمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال 6/108)۔

میں انبیا کا سردار ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں

ایک حدیث اسی مفہوم کو یوں واضح کرتی ہے

انا سید الناس یوم القیامۃ (بخاری 1/470 مطبوعہ دہلی)۔

میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔

اولاد ابراہیم میں اپنی فضیلت کی خبر دیتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں

انا اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریشا بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم (ترمذی ،باب ما جافی فضل النبی ﷺ ص:201)۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد میں سے اسماعیلؑ کو چن لیا ہے اور اسماعیلؑ کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو منتخب کیا ہے اور بنی کنانہ سے قریش کا انتخاب فرمایا ہے اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا ہے اور بنی ہاشم میں سے مجھے چن لیا ہے۔

قیامت کے دن تمام انبیا و مرسلین آنحضورؐ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

عن ابی سعید قال قال النبی ﷺ انا سید ولد اٰدم یوم القیٰمة ولا فخر بیدی لواالحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر (ترمذی ،باب ما جافی فضل النبی ﷺ ص:202)۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے فخر نہیں ہے۔ میرے ہاتھ میں پرچم حمد ہو گا اور مجھے فخر نہیں ہے۔ اور اس دن آدم اور ان کے علاوہ تمام انبیا میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلے زمین کا پھٹنا مجھ سے ہی شروع ہو گا اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔

اسی چیز کو شیخ سعدیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے

امام رسل پیشوائی سبیل --------- امین خدا مهبط جبرائیل

شفیع الوری خواجه بعث ونشر -----۔امام الهدی صدر دیوان حشر

دیگر انبیا پر اپنی فضیلت کی اطلاع دیتے ہوئے آنحضورؐ سے تین قسم کی احادیث مروی ہیں۔ ایک حدیث میں فرمایا

فضلت باربع (کنز العمال 6/103 مطبوعہ حیدر آباد)------مجھے چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔

دوسری حدیث میں ہے

اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی (کنز العمال 109/6)۔

یعنی مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔

لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے

فضلت علی الانبیابست (مشکوۃ شریف 2/512)

مجھے انبیا پر چھ وجوہات کی بنیاد پر فضیلت دی گئی ہے۔

ان سب احادیث سے مشترک طور پر ہمارے نبیؐ کی فضیلت دیگر انبیا پر تو ثابت ہو رہی ہے مگر عدد میں اختلاف ہے۔ کہیں چار کہیں پانچ اور کہیں فضیلت کے چھ اسباب کا تذکرہ ہے۔ اس اختلاف کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ پہلے آپؐ کو چار اسباب کا علم دیا گیا ہو پھر پانچ کا اور پھر چھ کا۔ لیکن حق بات یہی ہے کہ آپؐ کو لاتعداد فضائل سے نوازا گیا ہے۔ آپ نے موقع اور محل کے مطابق کچھ نہ کچھ فضائل کا ذکر کر دیئے حصر کا ارادہ نہیں فرمایا (حاشیہ مشکوٰۃ المصابیح)۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چھ اسباب فضیلت والی حدیث کو نقل کر دیا جائے، جس میں چار اور پانچ اعداد والی احادیث کے فضائل بھی آجائیں گے۔

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیابست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (مشکوۃ 512/2)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیا پر چھ وجوہات کی بنیاد پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں اور کفار پر رعب سے میری امداد کی گئی ہے اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے اور پوری روئے زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنائی گئی ہے اور مجھے تمام مخلوق کا رسول بنایا

گیا ہے اور انبیا کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔

دنیا و آخرت میں انبیا کی امامت

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے اس جہاں میں بھی انبیا کی امامت کی ہے اور آخرت میں بھی انبیا کے امام ہوں گے۔ چنانچہ معراج کے موقع پر آپؐ نے اپنی امامت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا

ثم دخلت بیت المقدس فجمع لی الانبیآ علیهم السلام فقدمنی
جبریل علیه السلام حتی اممتهم (تفسیر ابن کثیر 1/9)۔

پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو تمام انبیا علیہم السلام کو میرے لیے جمع کیا گیا، پھر جبرائیل نے مجھے آگے کیا یہاں تک کہ مین نے ان کی امامت کی۔

یہ دنیا کی امامت تھی اور آخرت میں بھی آپؐ کو انبیا کا پیشوا اور رہبر بنایا جائے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے

اذا کان یوم القیٰمة کنت امام النبیین (ترمذی)۔

قیامت کے دن میں تمام انبیا کا پیشوا ہوں گا۔

اسی کو شاعر نے کہا ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست۔۔۔۔۔۔۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اجماع امت

قرآن و سنت سے بالوضاحت نبی آخر الزمان ﷺ کی افضلیت کے ثبوت کے بعد کسی اور ثبوت کی قطعا ضرورت نہیں، تاہم اتنی بات ضرور نقل کرنے کے لائق ہے کہ قرآن و حدیث کی مذکورہ افضلیت سے امت میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ موجودہ دور میں جتنے اسلامی فرقے ہیں وہ اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضورؐ تمام انبیا سے درجہ اور فضیلت میں سبقت لیے ہوئے ہیں اور یہی اہلسنت والجماعت کا مسلک ہے۔ چنانچہ شرح عقائد میں ہے

وافضل الانبیا محمد علیه السلام (شرح عقائد، ص:۹۸)۔

تمام انبیا میں محمد علیہ السلام افضل ہیں

نیز درج ذیل شعر کا دوسرا مصرع زبان زد خلائق ہے

لا یمکن الثنا کما کا ن حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

جیسے آپؐ کی تعریف کرنے کا حق ہے ویسے آپ کی تعریف بیان کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالی کے بعد آپ ہی بزرگ و برتر ہیں مختصر قصہ یہی ہے۔

مبالغہ آمیزی سے اجتناب

جناب سرور کائنات ﷺ کو رتبہ کے اعتبار سے انبیا کرام پر مقدم کرنے اور خدا کے بعد بزرگ تسلیم کرنے کے یہ معنی نہیں کہ آنجناب میں الوہی صفات اور خدائی اوصاف شمار کرنا شروع کر دی جائیں۔ کیونکہ جتنا کچھ خدا اپنے رسولؐ یا رسول اپنی ذات کے بارے میں جانتے ہیں اتنا کوئی عاشق صادق و کاذب رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے واقفیت نہیں رکھتا۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اپنا مقام و مرتبہ جملہ انبیا کرام سے افضل بتایا مگر ساتھ یہ اعلان بھی فرمایا

لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبده فقولوا
عبدالله ورسوله (مشکوۃ المصابیح باب المفاخرة والعصبية)۔

میری مدح میں ایسا غلو نہ کرو جیسے نصاری نے ابن مریم کے بارے میں کیا تھا میں تو صرف
اللہ کا بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

امام بوصیری قصیدہ بردہ میں اسی چیز کو ان الفاظ کے ساتھ بیان فرماتے ہیں

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم --------واحکم بما شئت مدحا فیہ و احتکم

مولانا الطاف حسین حالیؒ اسی سے متعلق کہتے ہیں

تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا

میری حد سے میرا نہ رتبہ بڑھانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا

سب انساں ہیں واں جس طرح سر فگندہ۔۔۔اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

عظمت محمدی ﷺ پر غیر مسلموں کی آرا

اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ ایک مکمل انسان تھے اور انسانی زندگی کے لیے بہترین نمونہ بھی تھے۔ آپؐ دنیا کے ہر انسان کے نبی اور ہادی تھے۔ مستشرقین یا غیر مسلم سکالرز اور رہنماؤں نے آپ کی شخصیت پر تحقیق کی۔ ان کا مقصد آپ کی زندگی میں سے عیوب اور نقائص کو تلاش کرنا تھا۔ لیکن دوران تحقیق اکثر مفکرین یا تو مسلمان ہو گئے یا آپ کی صداقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ کے ہم عصر دشمن یعنی مشرکین مکہ نے بھی آپؐ کی صداقت اور امانت داری کی گواہی دی تھی۔ یہ لوگ نہ تو آپؐ کو اللہ کا نبی مانتے ہیں نہ ہی آپ کی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں لیکن بحیثیت انسان وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں، عربی محاورہ ہے الفضل ما شهدت به الاعدا یعنی وہ فضیلت جس کی گواہی دشمنوں نے بھی دی ہے کا مصداق یہ گواہی ہے۔ مولانا ظفر علی خان نے اس حقیقت کی ترجمانی ان الفاظ میں کی تھی۔

نکل جاتی ہو جس کے منہ سے سچی بات مستی میں۔۔۔۔۔فقیہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس پر بہت زیادہ لکھا گیا ہے اور قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔ ان لکھنے والوں

میں ایک بڑی تعداد غیر مسلموں کی بھی ہے۔ ذیل میں ہم چند غیر مسلموں کے ان افکار واقوال کو درج کریں گے جو اللہ کے رسول کی شان اور فضیلت میں لکھے گئے ہیں۔

جوزف ہیل (Joseph Hell) کا کہنا ہے:

محمدؐ ایک عظیم انسان ہیں جن کے بغیر دنیا نامکمل رہتی ہے انہوں نے ان روحانی طاقتوں کا آغاز اور تکمیل کی جو ان کے بغیر کبھی وجود میں نہ آتیں۔ ان طاقتوں کی حیرت انگیز قوت حیات آج بھی مثبت طور پر اس بات کی آئینہ دار ہے کہ بانی اسلام زمانہ ماضی حال اور استقبال سے گہرا اور کامل تعلق رکھتے ہیں۔

جارج برنارڈ شا نے ایک مرتبہ کہا تھا:

اگر ساری دنیا ایک قائد کے تحت متحد ہو جائے تو **محمد ﷺ** مختلف عقائد نظریات اور خیالات کی حامی مختلف قوموں کی رہنمائی کے لیے انتہائی موزوں شخص ہوتے۔

(A Short History of Islam ,Dr A Rahim P no :54)

میں نے اس حیرت انگیز شخصیت کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا ہے، میری رائے میں آپؐ بنی نوع انسان کے محافظ تھے۔

ڈاکٹر جے ڈبلیو ڈریپر (JW Draper) لکھتے ہیں کہ

تمام انسانوں میں نسل انسانی پر سب سے زیادہ اثر محمدؐ نے ڈالا ہے۔

(History Of The Intellectual Development Of Europe)

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے باب قرآن میں ہے

پیغمبر اسلام ﷺ تمام پیغمبروں اور دینی رہنماوں میں سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

کیمونزم کا مشہور مفکر "**ٹالسٹائی**" کہتا ہے

حضرت محمد (ﷺ) کا طرز عمل اخلاق انسانی کا حیرتناک کارنامہ ہے۔
ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ آپ کی تبلیغ وہدایت سچائی پر مبنی تھی(1)۔

مشہور مستشرق **ولیم میور** اپنی کتاب "**لائف اینڈ ٹائمز آف محمد**" میں لکھتا ہے

سب مصنف محمد (ﷺ) کے چال چلن عصمت اور حسن اخلاق (جو اس وقت ناپید تھا) کے معترف تھے(2)۔

۔(1)خواجہ محمد طارق، سرورعالم ﷺ کی خدمت میں غیر مسلم مشاہیر کا خراج تحسین(لاہور: خواتین میگزین، دسمبر 2016)ص:4

۔(2)خواجہ محمد طارق، سرورعالم ﷺ کی خدمت میں غیر مسلم مشاہیر کا خراج تحسین(لاہور: خواتین میگزین، دسمبر 2016)ص:4

ریوینڈ جارج لکھتے ہیں

حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے حضرت محمدؐ پیدا ہوئے۔ آپ کی شان میں بڑی باتیں انجیل مقدس میں لکھی ہیں اور یہ بھی کہ اس قوم میں حضرت محمدؐ پیدا ہوں گے اور حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں یسوع مسیح پیدا ہوں گے(3)۔

ماوزے تنگ (بانی چین):۔

مسلمانو! تم سیرت محمد اور قرآن کا صرف مطالعہ کرتے ہو لیکن ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہماری ترقی وکامرانی اور خوشحالی کی بنیاد یہی تو ہے(4)۔

مہاتما گاندھی کہتے ہیں:

سیرت النبیؐ کے مطالعہ سے میرے اس عقیدے میں مزید پختگی آگئی کہ اسلام نے تلوار کے بل پر رسوخ حاصل نہیں کیا بلکہ رسول کی انتہائی بے نفی، عمود و مواثیق کا انتہائی احترام اپنے رفقا اور پیروکاروں کے ساتھ گہری وابستگی، جرات، بے خوفی، اللہ تعالی پر کامل بھروسہ اور مقصد و نصب العین پر کامل بھروسہ وہ حقیقی اسباب تھے جو ہر رکاوٹ اور مشکل کو اپنی ہمہ گیری میں بہا کر لے گئے(5)۔

نامور ہندو مفکر اور شاعر **فراق گورکھپوری** کہتے ہیں:

میرا اٹل ایمان ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد (ﷺ) کی ہستی بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت تھی۔ آپ نے تاریخ وتمدن، تہذیب واخلاق کو وہ کچھ دیا جو شاید ہی کوئی بڑی ہستی دے سکتی ہو(6)۔

واشنگٹن ارونگ:

محمد ﷺ عظیم سپہ سالار اور شجاع تھے۔ اس کے باوجود آپ کا اصل مشن اپنے دین کو فروغ دینا تھا(7)۔

ای ڈی منگھم:

محمد ﷺ دنیا کے سب سے کامیاب ترین پیغمبر تھے کہ جتنے اذہان و قلوب آپ نے مسخر کیے کسی اور

۔(3)خواجہ محمد طارق، سرورعالم ﷺ کی خدمت میں غیر مسلم مشاہیر کا خراج تحسین (لاہور: خواتین میگزین، دسمبر 2016)ص:4

۔(4)عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015)ص:7

۔(5)عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015)ص:7

۔(6)عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015)ص:7

۔(7)عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015)ص:8

نے نہیں کیے۔ آپ ان پڑھ تھے لیکن آپ کو وہ علم دیا گیا جو خدا کے خاص
بندوں پر تقسیم ہوتا ہے۔ علم الٰہی وحی کے ذریعے نازل ہونے والا علم یہ
منشائے ربانی تھا کہ ہر دل صرف معرفت الٰہی سے معمور ہو(8)۔

لین پول:

آپ میں یہ صلاحیت تھی کہ آپ دوسروں کو متاثر کر سکتے تھے۔ اس بے
پناہ صلاحیت کا استعمال آپ نے صرف خیر کی سربلندی کے لئے کیا(9)۔

حکیم پنڈت کنور دت شرما:

حضرت محمدؐ کی جمال کبریائی کی وہ شعاع رنگ و نور ہے جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو
کر ظلمت کدہ جہاں کو رشک صد جہاں بنانے آئی تھی اور بنا گئی۔ انسانیت کا وہ مظہر اتم
جس کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں۔ وہ نادر روزگار ہستی جس
کے مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقل انسانی باوجود اپنی بلند پردازیوں کے یکسر
قاصر رہے گی۔ وہ جلیل القدر پیغمبر جس کا اسوہ حسنہ کائنات کے ہر شعبہ عمل میں تقلید
کا افضل اور بہترین نمونہ بن گیا(10)۔

مناسب ہوگا کہ یہاں پر ان چند کتب کا ذکر کر دیا جائے جن میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے۔ مائیکل ہارٹ نے اخلاق کے لحاظ سے دنیا کی سو عظیم شخصیات پر ایک کتاب "The Hundred" لکھی۔ مائیکل ہارٹ مسلکاً عیسائی ہے لیکن اس نے اپنی کتاب میں سب سے پہلے نمبر پر ذکر حضرت محمد ﷺ کا کیا ہے۔ تھامس کارلائل نے اپنی کتاب ہیرو اینڈ ہیروز میں صرف ایک نبی کو بطور ہیرو لیا ہے اور وہ آپ کو نبی نہیں مانتا لیکن اسے انبیا کی صف میں کوئی ہیرو نظر آیا تو وہ حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ جارج برنارڈ شا کے خطبات پر ایک کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے جس میں وہ اکثر آپ کی تعریف کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ سوامی رام لکشمن ایک ہندو شاعر ہے جس کی ادبی کاوش "عرب کا چاند ہے" اس میں اس نے مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر آپ کی تعریف کی ہے۔ نراشنس اور آخری رسول یا کلکی اوتار نامی کتاب کے پروفیسر پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کی کتاب ہے جس نے ہندوؤں کو کہا ہے کہ جس رسول کا ذکر تمہاری کتابوں میں ہے وہ کلکی اوتار یا آخری پیغمبر اس دنیا سے آکر گزر گئے ہیں لہٰذا تمہارے لیے یہی مناسب ہے کہ تم کلکی اوتار یعنی آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاو۔ شری نتھو رام کی حضرت محمد کا آدرش ایک کتاب ہے جو دراصل ان کے ان خطبات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے کراچی میں دیے۔ ایسی بے شمار کتب ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔

۔(8) عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015) ص:8

۔(9) عباس اختر اعوان، رحمت للعالمین غیر مسلموں کی نظر میں (لاہور، خواتین میگزین، جنوری 2015) ص:8

۔(10) محمد اسلم کمبوہ، سیرت سرور کائنات غیر مسلم مفکرین کی نظر میں (اسلام آباد: روزنامہ اسلام، 2004)۔

حضرت محمد ﷺ کی شان اشعار کی صورت میں

شاعر رسول ؐ کا اعزاز حضرت حسان بن ثابت ؓ کو حاصل ہے۔ ان کے ان اشعار میں حضرت محمد ﷺ کی شان کو بیان کیا گیا ہے

واحسن منک لم ترقط عینی ....واجمل منک لم تلد النسأ

خلقت مبرا من کل عیب ....کانک قد خلقت کما تشأ

اور آپ ؐ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے پیدا نہیں کیا۔ آپ ؐ ہر عیب سے ایسے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا جیسے آپ ؐ نے چاہا ویسے اللہ نے آپ ؐ کو بنا دیا۔

عہد نبوی ؐ کے دوسرے اہم شاعر کعب بن زہیر ؓ ہیں جن کی زندگی کا خلاصہ ایک شعر میں یوں بیان کیا گیا ہے

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی۔۔۔۔۔ مرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

کعب بن زہیر کا سب سے اہم قصیدہ "بانت سعاد" ہے۔ اس قصیدہ کا تیسرا حصہ اس قصیدہ کی جان اور مرکزی خیال ہے جس میں وہ آنحضور ؐ سے معذرت کرتا ہے اور مہاجرین کی تعریف بیان کرتا ہے۔ کفر کے زمانے میں کعب نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کر دی تھی اللہ کے رسول ؐ نے اس کا قتل جائز قرار دے دیا تھا۔ کعب نے اس قصیدہ میں اس خوف اور پریشانی کا ذکر کیا ہے جو آنحضور ؐ کی ناراضگی اور اس کے خون کو جائز کر دینے سے پیدا ہو گئی تھی۔ اسے نہ کوئی منہ لگاتا تھا اور نہ ہی کوئی اپنے گھر ٹھہراتا تھا لیکن اس امید پر اسے کوئی خطرہ نہیں تھا کہ اس کا معاملہ رحمت للعالمین ؐ کے ساتھ ہے اور وہ بڑے معافی دینے والے ہیں۔ وہ ان اشعار میں رسول اکرم ؐ سے معذرت کرتے ہوئے چغل خوروں کی باتوں پر توجہ نہ دینے کی بات کرتا ہے۔ نبی کریم ؐ نے اسے معاف کر دیا تھا۔ وہ حضور ؐ کی مدح اتنے شاندار اور خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ؐ جھوم اٹھتے ہیں اور بعض اشعار پر سامعین کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔ ان کا شعر ہے۔

ان الرسول لسیف یستضأبہ

مہند من سیوف اللہ مسلول

آپ ؐ اللہ کی وہ تلوار ہیں جو اپنی روشنی اور نور میں ہندوستان کی چمکیلی تلوار کی طرح ہیں

پپلاں تحصیل ضلع میانوالی میں قیام کے دوران مجھے (ارشد عزیز) کو مسجد رحمانیہ میں موجود قرآن پاک کی الماری سے ایک کاغذ ملا جس پر ایک قطعہ تھا جو شیخ سعدی ؒ کے اشعار میں ایک حسین اضافہ تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ اضافہ کرنے والا کون تھا۔

شاہنشہ ارض وسمابلغ العلی بکمالہ

وصف رخ او والضحی کشف الدجٰی بجمالہ

قرآن باخلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہ

صدقا یقینا راسخا صلو علیہ وآلہ

اسی کو ایک شاعر نے اردو میں یوں کہا ہے

باغ میں جب گیا سب طوطیاں تھی خوشنما

کہتیں تھیں نعت مصطفی بلغ العلی بکمالہ

قمریاں سب شوق میں ڈالی تھی گردن طوق میں
کہتیں تھیں آ کے ذوق میں کشف الدجی بجمالہ
بلبلیں سب سوبسولے کے ہر اک گل کی بو
کرتیں تھیں باہم گفتگو حسنت جمیع خصالہ
چڑیوں کے سن کر چہچہے انسان بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس پر یوں کہے صلوعلیہ وآلہ

امام شرف الدین بوصیریؒ نے قصیدہ بردہ کے ہر شعر میں آپؐ کی شان بیان کرتے ہیں لیکن اس شعر میں انبیا پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

فاق للنبیین فی خلق وفی خلق
ولم یدانو فی علم والاکرم
فانہ شمس فضلھم کواکبھا
یظھرن انوارھا للناس فی ظلم

نبی اکرم ﷺ اپنی ظاہری شکل وصورت اور سیرت واخلاق کے اعتبار سے تمام انبیا سے برتر ہیں۔ کوئی نبی آپؐ کے مقام علم اور شان کرم کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضورؐ کی ذات بزرگی کا آفتاب ہے، سارے انبیا ستارے ہیں اور ستارے عہد جاہلیت کے اندھیروں میں اس کی روشنیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں حضورؐ کی آمد کے موقع پر قبیلہ بنو نجار کی لڑکیوں نے جو اشعار پڑھے وہ درج ذیل ہیں

طلع البدر علینا......................من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ....ما دعی للہ داع
نحن جوار من بنی النجار ..یا حبذامحمد من جار

کوہ وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چاند نکل آیا ہے۔ ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا کرنے والے دعا مانگیں۔ ہم قبیلہ بنی نجار کی لڑکیاں ہیں۔ محمدؐ کیا اچھے ہمسایہ ہیں۔ اسی کو ایک اردو شاعر نے یوں کہا ہے

ہم ہیں بچیاں بنو نجار کے اعلی گھرانے کی ــــــــــــــ منا رہی ہیں خوشیاں آمنہ کے لعل کے تشریف لانے کی

ماہر القادری صاحب نے شان رسالت کو ان اشعار میں بیان کیا ہے

نبی دوسرے پیشوا بن کے آئے ــــــــــــــ محمد مگر مصطفی بن کے آئے
نجاشی بھی خادم ابوذر بھی خادم ــــــــــ وہ سلطان شاہ وگدا بن کے آئے
زمانے کی سوکھی ہوئی کھیتیوں پر ـــ گھٹا بن کے برسے، ہوا بن کے آئے
انہی کی محبت ہے ایمان ماہر ــــــــــــــــــ جو کونین کا مدعا بن کے آئے

ایک شاعر نے آپ کی شان میں درج ذیل اشعار کہے

وہ محمدؐ بھی احمدؐ بھی محمودؐ بھی۔۔۔۔۔حسن فطرت کا شاہد بھی مشہود بھی

علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی۔۔۔۔۔۔۔ظاہر امیوں میں اٹھایا گیا

شاعر کہتے ہیں

زمانہ میں چمکا ہے نام محمد۔۔۔۔۔۔ہوئی روکش صبح شام محمدؐ

نہ پہنچے وہاں جبرئیل امیں بھی۔۔۔۔بلند اس قدر ہے مقام محمدؐ

آپؐ کی شان و عظمت اور عزت و مرتبہ ہر نوری، ناری اور خاکی سے بلند تر ہے۔

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفیٰؐ۔۔۔۔۔۔دیکھے کہ جبرئیل ہے دربان مصطفیٰؐ

رب ذوالجلال کی اٹھارہ ہزار مخلوقات میں سے اعلی وارفع مقام پر جس ہستی کو فائز کیا گیا اور خدائے بزرگ و برتر کے بعد شرافت وفضیلت کا معیار جس کو بنایا گیا وہ حضرت آمنہ کے لخت جگر حضرت محمدؐ ہی ہیں۔

مسلم ہے خدا کے بعد جس کی شان یکتائی۔۔۔۔۔نام اس کا محمدؐ ابن عبد اللہ بطحائی

آپؐ کو رب کائنات نے رحمت للعالمین کا تاج پہنا کر ہر عربی، ہر عجمی، ہر کالے، ہر گورے کے لیے مساوات کا علمبردار اور اسوہ حسنہ بنا کر بھیجا۔

وہ آقا جس کی رحمت کی فراوانی کے دامن میں۔۔۔۔۔جہاں اسود و احمر نے یکساں پرورش پائی

وارسلناک للناس رسولا کے زیور سے آراستہ کر کے آپؐ کو زمین کے چپہ چپہ کی رسالت کا شرف حاصل ہوا۔ اس لئے آپ کی امت مختلف قوموں سے مرکب ہے۔

رسول اللہ کی امت کی رنگا رنگیاں دیکھو۔۔۔۔کہیں چینی کہیں ترکی کہیں ہندی کہیں بربر

جناب رسول اللہ ﷺ کے اندر تمام انبیا علیھم السلام کی شانیں جلوہ گر ہیں۔ آپ جلال موسوی اور جمال یوسفی کے پیکر ہیں۔ آپؐ میں حضرت ابراہیمؑ کی عظمت، حضرت اسماعیلؑ کی رفعت، حضرت ایوبؑ جیسا صبر و تحمل، حضرت نوحؑ کا انداز وحی، حضرت سلیمانؑ کی حاکمیت، حضرت لقمانؑ کی حکمت، حضرت داودؑ جیسی قوت فیصلہ اور حضرت عیسیٰؑ جیسا زور بیاں موجود ہے، حضورؐ شان جمیعت لئے ہوئے ہیں۔

حسن یوسفؑ، دم عیسیٰؑ ید بیضا داری۔۔۔۔آنچہ خوباں کہ ہمہ دارند تو تنہا داری

اب اللہ تعالی کا دین اسلام اپنی مکمل صورت میں آ پہنچا تو کوئی جھوٹا یا نامکمل دین قبول نہیں کیا جاسکتا۔ طلوع آفتاب کے بعد مٹی کے چراغ جلانا یا مصنوعی ستاروں کی روشنی تلاش کرنا محض لغو اور کھلی حماقت ہے۔ مقامی نبوتوں اور ہدایتوں کا دور گزر چکا ہے۔ اب سب سے بڑی، آخری اور عالم گیر نبوت و ہدایت ہی سے روشنی حاصل کرنی چاہیے کہ یہی تمام روشنیوں کا خزانہ ہے جس میں سابقہ تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں۔

جب محمدؐ کو ملا پیغام اکملت لکم ۔۔۔۔۔۔گل ہمیشہ کے لئے شمع نبوت ہو گئی

آپ کو اللہ تعالیٰ نے شاہد، بشیر، نذیر،، داعی الی اللہ، رؤف اور رحیم کے القاب سے ملقب کیا۔ معلم، مزکی اور رحمت اللعالمینؐ بنا کر ذی شان رسول کی بعثت کا کائنات انسانی پر احسان جتلایا۔

وہ اٹھا خاک بطحا سے سعادت کا امیں ہو کر
علم بردار حق بن کر سپہ سالار دیں ہو کر
عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت
وہ آئے لیکن آئے رحمت للعامین ہو کر

اسی طرح کہا گیا

پیغمبر کی رحمت دو عالم پہ چھا کر۔۔۔۔۔ پرایوں اور اپنوں کا غم کھا رہی ہے

آپؐ کی آمد پر دین کو تکمیل نصیب ہوئی، نسل آدم پر حجت تمام ہوئی، ختم نبوت کا پرچار ہوا۔

محمد مصطفیٰؐ گنج سعادت کے امیں تم ہو
شفیع المذنبیں ہو رحمت للعالمیں تم ہو
ہوئی تکمیل دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو
رسالت ہے اگر انگشتری اس کے نگیں تم ہو

آخر میں حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں جو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں فرمائے ہیں۔

تو فخر کون و مکاں زبدہ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار!
خدا تیرا تو خدا کا حبیب اور محبوب
خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو مثل شمس اگر اور انبیا ہیں شمس نہار

اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد